اسپین میں اور اقوام متحدہ کے فورم پر مذاہب عالم کے ماننے والوں کو اکٹھا کر کے انہیں اس بات پر آمادہ کیا کہ موجودہ دور میں امن وامان کے مسئلے اور انسانی تباہی پر منتج ہونے والی جنگوں سے بچنے کا واحد راستہ مذاہب کے مابین مکالمہ ہے۔خادم الحرمین الشریفین کی طرف سے کیے گئے اقدامات کی دنیا بھر نے تائید کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی اس کاوش کو پذیرائی بھی دی کہ آج دنیا بھر کے دانشوروں کا اس بات پر اتفاق ہوتا ہوا نظر آرہا ہے کہ امن کے قیام کیلئے بین المذاہب مکالمہ ہی وہ واحد راستہ ہے جو انسانیت کو بڑی تباہی سے بچا سکتا ہے۔شاہ عبداللہ نے جہاں امن عالم کی بات کی وہی ہمیشہ فلسطین، کشمیر سمیت حل طلب مسائل کے منصفانہ اور فوری حل پر بھی زور دیا اور واضح کیا کہ جب تک اس طرح کے دیرینہ مسائل قائم ہیں دنیا میں امن قائم نہیں ہوسکتا۔

میں آخر میں سعودی عرب کے قومی دن کے موقع پر خادم الحرمین الشریفین اور سعودی عوام کو یہی کہنا چاہتا ہوں کہ ہماری دعائیں اور محبتیں آپ کے ساتھ ہیں کیونکہ ہم پاکستانی مسلمان سعودی عرب سے اپنی محبت کو مفادات نہیں بلکہ ایمانیات کا حصہ سمجھتے ہیں اور ارض حرمین سے اپنے اس عقیدت کے رشتے کی ہر صورت حفاظت کیلئے پہرہ داری کرتے ہیں، ہماری نیک تمنائیں آپ کے ساتھ ہیں۔

## ......کجا ماند مسلمانی

جناب مولانا مفتی منیب الرحمٰن صاحب، پاکستان میں بریلوی مسلک کے نامور عالم ہیں۔ہم ان کے شرفِ ذاتی اور تبحر علمی کا اعتراف ہی نہیں بلکہ احترام بھی کرتے ہیں مگر ہمارے پاؤں تلے سے زمین سرک گئی جب ہم نے سنا، دیکھا اس لئے نہیں کہ ہم ٹی۔وی نہیں دیکھتے کیونکہ یہ بے حیائی، عریانی اور فحاشی کا مبلغ ہے۔ کیا سنا؟ آپ بھی سنئے کہ حضرت العلام پی۔ٹی۔وی پر رمضان، صدقۃ الفطر اور دیگر صدقات وفدایائے واجبہ کے پروگرام میں شریک تھے جبکہ اینکر پرسن کوئی بی بی تھی جو، ان کے احترام میں اپنی بے حجابیوں کی پردہ پوشی کیلئے کوئی موہوم سا دوپٹہ سر پر لئے تھی۔

اگر خبر مسٹر عامر لیاقت حسین سے متعلق ہوتی تو ہمیں حیرت ہوتی نہ افسوس......کیونکہ وہ عالم دین نہیں بلکہ عالم آن لائن ہیں۔وہ بریلویت کے ''عشقِ نبیؐ '' کا استحصال کرتے اور کندھے پر حضرت علیؓ کا بیج (Badge) لگا کر رفض کی نمائندگی کرتے ہیں۔وہ کسی بوتیک کا اشتہار ہیں۔وہ مردوزن کی مخلوط مجالس میں اندر ہیں۔اس لئے وہ مرفوع القلم ہیں۔ہمیں معلوم ہے بات اب جناب مفتی صاحب کی نہیں رہی بڑے بڑے سکالر

چند ٹکوں کی خاطر ایسے پروگراموں میں بے دھڑک شامل ہو جاتے ہیں اور یہ نہیں سوچتے کہ ان کی شمولیت سے کئی لوگ معصیت کا جواز نکال لیں گے۔ ہمیں مناسب نہیں لگتا کہ ہم ان کی شمولیت پر کوئی فتویٰ جاری کریں کیونکہ فتویٰ بازی باعث فساد ہوتی ہے۔ بہر حال اگر وہ خود کچھ فرمانا چاہیں تو حرمین کے صفحات حاضر ہیں۔ گو کہ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ وہ اس پروگرام میں غضِ بصر کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے شریک ہوئے ہوں گے اور غیر محرم بی بی کی مصاحبت کا پروانہ جواز کا خود شرعِ اسلام سے انہوں نے حاصل کر لیا ہوگا کیوں کہ بحیثیت مفتی دینِ متین، ان سے بڑا کون ہوگا جو ان کے اس فعل پر سند جواز کی مہر لگاتا؟

## جیو ٹی۔وی سے استدعا

ہم ”جیو“ کے نام سے یہ سمجھتے ہیں ”جیو اور جینے دو“ کی پالیسی! ہم جیو کی آزاد سیاسی پالیسی کے قدردان ہیں مگر اس کی مذہبی پالیسی جس کا مدار مسٹر عامر لیاقت حسین ہے، سراسر، ایک خاص مذہبی فرقہ کے حق میں ہے۔ ہم یہ بھی سہہ لیتے بشرطیکہ اس کی بنیاد کلام اللہ اور حدیث رسولؐ پر ہوتی اس کی اساس صرف خود ساختہ و خود تراشیدہ بے سند عقائد پر ہے۔ جو متنازعہ تاریخی واقعات سے جنم لیتے ہیں۔ ہم اس سلسلے میں اسی قدر عرض کریں گے جیو کا یہ پروگرام دراصل تو اہل تشیع کو خوش کرنے کیلئے ہے جبکہ پیش منظر میں بریلویت کو رکھا گیا ہے۔ مسٹر عامر نہایت مہارت سے اہل تشیع اور بریلویوں کی مشترک اقدار کو پروان چڑھا رہے ہیں اور بریلوی مسلک کے لوگ بے خبری میں روز بروز اہل تشیع کے رنگ میں رنگے جا رہے ہیں۔ ہمیں اس سے بھی کوئی اختلاف نہیں ہے۔ ہم صرف یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ جیو کے مالکان مسلمان ہونے کے ناطے اتنا ضرور سوچیں کہ ان کے پروگراموں سے عقیدہ توحید کی اساس تو نہیں متزلزل ہو رہی۔ ہمیں معلوم ہے کہ وہ کبھی کبھی دوسرے علماء کو بھی بلا لیتے ہیں جو اعزازانہ لے کر چلے جاتے ہیں مگر بات وہی کرتے ہیں جو پروگرام کے انچارج ان سے کروانا چاہتے ہیں۔ ہم ذاتی طور پر کوئی بھی ٹی۔وی چینل نہیں دیکھتے صرف دیکھنے والوں کی شکایات سن کر یہ استدعا کرتے ہیں کہ دوسرے ناظرین کے جذبات کا بھی احترام ہونا چاہیے۔

## ہارون الرشید کی آزری

ملک کے نامور صحافی ہارون الرشید قلم کے آزرِ دوراں ہیں۔ انہوں نے سیاسی اور علمی میدان میں کئی بت تراشے، ان کے صنم کدہ کا سب سے بڑا بت عمران خان ثابت ہوئے۔ شاید ہارون الرشید بھی اس بت کی تراش